قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نبی اکرم شفیعِ اعظم دکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن زمیں بھی دشمن فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن تمہیں محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے کبھی مذاق جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے خبر تو عالی مقام لے لو

یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو میں حالِ دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

پروفیسر خالد شبیر

نعت

دماغ و دل پہ ہے نعتِ حضور کھلنے کو
کہ ہے دریچۂ کیف و سرور کھلنے کو

فراق و ہجر میں اکثر خیال آئے ہے
دلوں کی بات ہے پیشِ حضور کھلنے کو

نفس نفس میں انھی کی رچی ہوئی ہے مہک
حریمِ جاں پہ ہے نافہ ضرور کھلنے کو

انھی کے دم سے محبت کو عام ہونا تھا
انھی کے دم سے تھا عیبِ نفور کھلنے کو

درودِ نعت سے کچھ اس طرح لگے مجھ کو
نگاہ و دل پہ ہو جیسے زیور کھلنے کو

حریمِ جاں پہ جو سایہ وِلا کا ہے میرے
لگے ہے روح پہ میری رمزِ طور کھلنے کو

نوید صبح انھی سے تھی ملتی انساں کو
بشر بشر پہ تھا اک بابِ نور کھلنے کو

ثنائے شاہ سے محسوس دل کو ہوتا ہے
کہ جیسے قلب پہ ہے جلوۂ طور کھلنے کو

وفورِ شوق جو غالب ہے ان دنوں مجھ پر
رموزِ عشق ہیں تحت الشعور کھلنے کو

ہوا ہے نعت شناسا میرا یہ دل خالدؔ
ہے مجھ پہ بابِ عنایت ضرور کھلنے کو